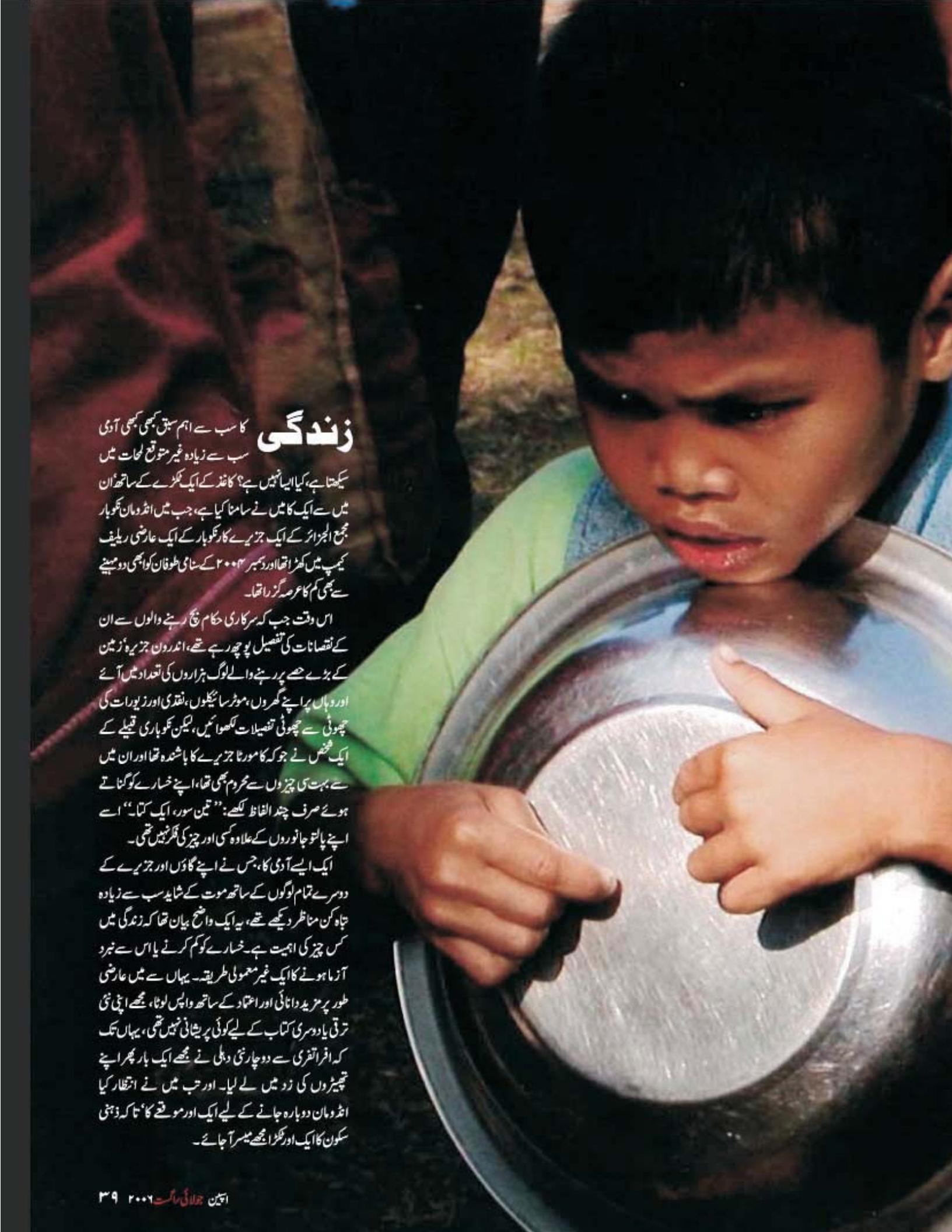


# نکو بار سے زندگی کا سبق

متن و تصاویر: نیلیش مصرا

ایک نیکو باری بچہ  
کار نیکو بار آئی لینڈ کے  
مس گاؤں کے ایک  
دیلیفکسپ میں راشن  
لینے کے لئے منظر۔

باز  
بادا



## زندگی

کاسب سے اہم سبق کبھی کبھی آدی  
سب سے زیادہ غیر متوقع لمحات میں  
یکھتا ہے، کیا ایسا نہیں ہے؟ کافد کے ایک ٹکڑے کے ساتھ ان  
میں سے ایک کامیں نے سامنا کیا ہے، جب میں انہوں ان ٹکوبار  
جمع انجامز کے ایک جزیرے کا رکوبار کے ایک عارضی ریلیف  
کیچپ میں کھڑا تھا اور وہ سب ۲۰۰۳ کے سنامی طوفان کو ابھی دوسری  
سے بھی کم کا عرصہ گزر رہا۔

اس وقت جب کہ سرکاری حکام تقریباً رہنے والوں سے ان  
کے نقصانات کی تفصیل پوچھ رہے تھے، اندر وون جزیرہ زمین  
کے بڑے حصے پر رہنے والے لوگ ہزاروں کی تعداد میں آئے  
اور وہاں پر اپنے گروں، موڑ سائیکلوں، نقدی اور زیورات کی  
چھوٹی سے چھوٹی تفصیلات لکھا کیں، لیکن انکے عکسیں قبیلے کے  
ایک شخص نے جو کہ کامورٹا جزیرے کا باشندہ تھا اور ان میں  
سے بہت سی چیزوں سے محروم بھی تھا، اپنے خسارے کو گناتے  
ہوئے صرف چند الفاظ لکھے: "تمن سور، ایک ستا۔" اسے  
اپنے پالتو جانوروں کے علاوہ کسی اور جیز کی ٹکریں تھیں۔

ایک ایسے آدی کا، جس نے اپنے گاؤں اور جزیرے کے  
دوسرے تمام لوگوں کے ساتھ موت کے شاید سب سے زیادہ  
تجاه کن مناظر دیکھتے تھے، یہ ایک واضح بیان تھا کہ زندگی میں  
کس جیز کی اہمیت ہے۔ خسارے کو کم کرنے یا اس سے نبرد  
آزمائنے کا ایک غیر معمولی طریقہ۔ بیہاں سے میں عارضی  
طور پر مزید دنائی اور اعتماد کے ساتھ واپس لوٹا، مجھے اپنی نئی  
ترقی یادوسری کتاب کے لیے کوئی پریشانی نہیں تھی، بیہاں تک  
کہ افراتیقی سے دوچار تی دہلی نے مجھے ایک بار بھرا پڑے  
تپھیروں کی زد میں لے لیا۔ اور جب میں نے انتقال کیا  
انہوں ان دوبارہ جانے کے لیے ایک اور موقعے کا تاکہ ذہنی  
سکون کا ایک اور ٹکڑا مجھے میر آجائے۔

مرتب ہوں گے۔ چالیس ہزار کوپاری۔ سابق مظاہر پرست جن میں سے بیشتر نے عیسائی نہجہ قبول کر لیا ہے اب بھی مظاہر فطرت، ہواں اور سمندر کی پرستش کرتے ہیں اور اپنی روایات کو اپنے احده والی نسلوں تک مہم نگلو، اساطیر اور عوامی حکایات کے ذریعے منتقل کرتے ہیں۔ ماہر بشریات ایس پاری نے مجھے بتایا: ”ہر کوپاری جو سنائی میں مر گیا ایک چلتی بھرتی کتاب تھا جو اب نہیں رہی۔“ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ کوپاری جو صد یوں سے ساحل سمندر پر رہتے آئے ہیں، انہیں اب اپنے محبوب سمندر کے کنارے کی رہائش رک کرنی ہو گئی اور اندروں جزاڑا پہنچنے گاؤں آباد کرنے ہوں گے۔

پھر بھی، جیسا کہ وہ صد یوں سے کرتے آئے ہیں، کوپاریوں نے قدرت کی غضب تاکی یاد ہشت کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک منصوبہ تیار کیا ہے۔ میں نے مہنگوں انٹومن میں گزارے ہیں حادثے کے فوراً بعد کے حالات کا جائزہ لینے اور پھر باز آباد کاری کی دستاویز تیار کرنے کے لیے ہفتون و ہاں کی خاک چھانی ہے۔ باقی ہندوستان اور ایشیائی ملکوں میں نایی ایک جاہ کن حادثہ تھا،۔ موت، جہاں اور ماہی کی ایک کہانی تھی۔ لیکن کوپاری لوگوں کے لیے یہ عزم و محصلہ اور امید کی، سماجی بندھن کی، ناقابل عبور مصالوب سے نہ ردا آزمائونے کے لیے مشترکہ جدوجہد کی، مستقبل میں اپنے گھروں اور گاؤں کو بنانے کے لیے روانی دانتی اور مبارتوں کے استعمال کی ایک طویل داستان تھی۔ یہ ایک سبق ہے جسے سیدھے سادے کوپاریوں نے ایک ایسی دنیا کو دیا ہے جو روز افرادوں نذری آفات سے دوچار ہے۔

جمع الجماڑ کے دار الحکومت پورت بلیر کے ریلیف کمپوں میں ایک فرق بالکل تمیاں اور ظاہر تھا۔ اندروں جزاڑا رہنے والے باشندوں کے کمپوں میں افسوگی و ماہی تھی، ان جزیروں سے فرار کے لیے خوف، ہراس اور ماہی کی ایک اہم لیکن کوپاریوں کے کمپوں میں میلے کا سام ہوتا، وہ تقویت کے لیے ایک دوسرے سے ہاتھ کرتے تھے اور ان کے بزرگ نئے گھروں کے لیے نقش تیار کر رہے تھے جو سمندری لبروں کی دوسری غصہناک یوٹش کا مقابلہ کر سکیں۔ کار کوپار کے جزیرے میں جب ایک اہم اور گروپ نے کوپاری بزرگوں نکل ایک تیم خانے کے لیے فنڈریاہم کرنے کے مقصد سے رسائی حاصل کی تو ایک جمیان کن چیز وہاں ان کی منتظر تھی کوپاری زبان میں ”تیموں“ اور ”یواؤں“ کے لیے کوئی لفظ نہیں ہے۔ ریلیف کا کام کرنے والوں کو تیامیا گیا کہ ان کا سامان ہر ایک کی کچھ بھال کر لے گا۔

دو یک پورا وال جو ایک انجینئر سے یور و کریٹ بن گئے ہیں اور جنہوں نے نایی کے بعد کوپار جزاڑا میں رضا کارانہ طور پر خدمات انجام دی ہیں، نے ۲۰۰۵ء کے موسم بھار میں ۲۶ ہزار کوپاریوں اور غیر قابوں کا ایک سروے کیا۔ نایی کے بعد متاثرہ علاقے میں ذاتی انتشار کر جانے کے لیے کیا جانے والا یہ سب سے بڑا



کے خوبصورت سلسلے میں ہزاروں لوگ مر گئے، بصورت دیگر یہ نظر فریب ساطھوں، شفاف نیلے پانیوں اور گھنے جنگلوں سے پہنچے چڑے ہوتے۔ موئی کی چنانوں اور درختوں پر مشتمل بڑے بڑے علاقے بالکل صاف ہو گئے۔ ایک لاکھ ۷۵ ہزار سے زیادہ موئی، ۳۸ سو سور کوپاری کلچر اور معیشت کی جان موت کے گھاٹ اتر گئے۔ تقریباً ۲۲ ہزار ۲۰۰۵ سو ایکڑ وھاں کے کھیت اور تاریں کے باعثات، کل باغات کا پانچواں حصہ باد ہو گئے۔ تقریباً ۴۱ ہزار مکانات، ۳۲ اسکول، ۱۸۵ مطبیں مرکز، ۲۰ بھلی گھر اور ۲۳ کپے پہنچس ہس ہو گئے۔ جزاڑا بھی وہاں زدہ ہو گئے یا جھک گئے۔

دوسرے تقاضات بھی ہوئے، گوکان کے زیادہ دوران اثرات بالکل اوپر: کار نیکو بار آئی لینڈ کا ایک تباہ شدہ گاؤں مالاکا جہاں گاندھی جی کے ایک مجسمے کے علاوہ کچھ بھی نہیں بچا۔ اوپر: مس گاؤں کے ریلیف کیپ جہاں طی سہولیات کا بھی انظام کیا گیا ہے کے صحن میں دو تباہ حال افراد یاد ماضی میں غرق۔

ذاتی سکون ۲۰۰۵ء میں اس روز میں نے سوچا کہ یہاں پر چیزوں وہ سب کچھ ہے جو کوپاریوں کے پاس تھی اور جسے انہوں نے زندگی بدل دینے والی اس قدرتی آفت کا سامنا کرنے کے لیے استعمال کیا تھا۔

تین ہزار دو سو مرینج میل علاقے میں پھیلے ہوئے ۲۵۷ جزیروں

# مدد میں ساجھیداری

- سو نامی سندھی سیالاب کی زد میں آئے ہوئے ہندوستانی قبیات اور قدرتی آفات سے حال ہی میں امداد نے والے امریکی شہروں کے درمیان شراکت داری کا رشتہ قائم ہو گیا ہے۔ قلوریڈا میں پام بے اور پورٹ اورٹن کے ساتھ جال ہاؤ کے لذ اور نا ہاگ ٹائم کے درمیان اسی توپی پارائزپر کے ذریعہ انٹریچل شی رکاوٹی خیبرس ایسوی ایشن ہائل ہاؤ کے ان دوں شہروں میں حکومت کے کام کاں کو مصبوط کرنے کے لئے ۱۹۸۴ میں ڈار کے گھوٹ پر گل در آمد کر رہی ہے۔ پام بے اور پورٹ اورٹن حال ہی میں طوفانوں کی چاہی خیزیوں سے امداد ہے۔ اس کے علاوہ امریکی انجمنی برائے مین الاقوامی ترقیت بھی وسیع ۲۰۰۳ سے جنوبی ہندوستان کے ساحلی علاقوں میں سونامی سے متاثر لوگوں کی مدد کر رہی ہے۔ اس انجمنی نے فوری راحت کیلئے ۱۹۸۴ میں ڈار دیسے ہیں اور مزید ۱۹۸۷ میں ڈار کے گروپوں کے کام کاں میں مالی مدد کے لئے دیے ہیں جنہوں نے بڑے بیانے پر، سینی شیش اور پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے انتظامات کے لئے جنوبی امریکی تعمیر کے ہیں، عارضی سکن تعمیر کے ہیں، دن کے وقت پچھلی کی دیکھ بھال کی مرآت بنائے ہیں، اور لوگوں کو صرف مشورے دیتے ہیں بلکہ روزگار کے لئے تربیت بھی فراہم کرتے ہیں اور چھوٹا موٹا روزگار شروع کرنے کے سلسلے میں مشورے بھی دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ ہزاروں خاندانوں کو جنہیں امدادی کی اچھائی شدید ضرورت ہے، کام کے عوض نقد پوگرام سے بھی فائدہ پا جانا ہے تاکہ وہ اپنی روزمرہ کی ضرورتیں پوری کر سکے اور معمول کی زندگی کی طرف لوٹ سکیں۔ سونامی کی چاہی خیزی کے بعد اسکے ۱۸ میں جنوبی ایشیا کے ۳۲۹۲ خاندانوں کے لئے کھص پانی اور سینی شیش کی مددی ہے۔ ۱۵،۶۰۰ کھص پانی ایک کم منجذب کرنے کے لئے کھص پانی اور سینی شیش کی سہولت مہیا کی ہے، ایک مدد آپ گروپوں کو پرسنل جنگت کا ہر سکھایا ہے اور قدرتی آفات کا مقابلہ کرنے کے لئے ۱۲،۲۹۹ کیلیوں کی ہیں۔
- یا اس ایڈ نے ۱۳،۶۸ میں ڈار کی جو گراف مخصوصی کے موقع میں نئی جان ڈالنے کے منصوبوں کے فروخت کے لئے ڈار ایکٹ کو ۵،۱۱،۵۰۰ درج کیلیے۔
- پینے کے پانی سہولت فراہم کرنے اور اچھائی پا خانوں سیست میں۔ پانی، سینی شیش، سکن، بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم، بحث، روزگار کے موقع میں نئی جان ڈالنے کے منصوبے اور گورنوں کی خرید فروخت کو تفصیلی اور سماجی مشوروں کے لئے اقامت محدود ترقیاتی پروگرام کو روکنے کے منصوبوں کے لئے پروجیکٹ کنسرن انٹریچل کو ۱۲۳،۰۰،۵۶۰ امریکی ڈالر۔
  - ٹھوں اضلاع کو فوج کرنے اگانے اور اچھائی تکمیلوں کو فروخت دینے کے مقابلہ کرنے کے طور طریقوں کو معمول کی شہری زندگی اور سرکاری کام کاچ کا حصہ بنانے کیلئے اقامت محدود ترقیاتی پروگرام کو ۱۳،۰۰،۰۰۰ امریکی ڈالر۔
  - پانی، سینی شیش، سکن، بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم، بحث، روزگار کے موقع میں نئی جان ڈالنے کے منصوبے اور گورنوں کی خرید فروخت کو روکنے کے منصوبوں کے لئے کھصک ریلیف سروں کو ۳۸،۸۲۰۰ امریکی ڈالر۔
  - پانی، سینی شیش، سکن، بچوں کی دیکھ بھال اور تعلیم، بحث، روزگار کے موقع میں نئی جان ڈالنے کے منصوبے اور گورنوں کی خرید فروخت کو روکنے کے منصوبوں کے لئے کھصک ریلیف سروں کو ۳۸،۸۲۰۰ امریکی ڈالر۔



جگل میں پیدا ہوا، جس کے بارے میں ڈاکٹروں نے کہہ دیا تھا کہ بیدائش کے دوران درآنے والی پچیدگیوں کے سبب وہ بھی لا جمال اپنی مان کے ساتھ مرجانے گا۔ ایک ماٹکل مٹکل ہے جو ۲۵ ڈالونوں تک تجا اور جنہاں سے عاری ایک رہب کا سکوت، جو دنیا بھر میں گھوٹا اپنے جزیرے پر جہاں کہ ہر کوئی مریغی تھا پارش کے پانی اور ناریل پر پھرتا ہے پھر بھی اس کی کسی بھی چیز کی ملکیت کا خواہ نہیں ہوتا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کیسے جو سی کیا جائے اس روحانی سکون کو جس میں انسان ان تمام چیزوں کو چھوڑ دینے کا اہل ہو جاتا ہے جو ہماری زندگیوں کے لیے اچھائی مرکزی حیثیت والی معلوم ہوئی ہیں، اور کیسے جو سی کیا جائے اس قوت کو جو مجھے حرص و آرزو کی زنجیر سے آزاد کر دے۔ البتہ میں اس ملکے پر غور کر رہا ہوں۔ شاید ایک بار پھر مجھے اٹھومن جانے کی ضرورت ہے۔ □

نیش مرصاصی اور مصنف ہونے کے ساتھ ساتھ بالی و دوڑ کے لیے گانے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا۔ تا امید ہونے کے بجائے ان لوگوں بھی لکھتے ہیں، وہ دلی میں مکونت رکھتے ہیں۔

مطالعہ ہے۔ جو کچھ میں نے گوبار کے کیپوں میں دیکھا تھا پورواں نے اس کے مزید ثبوت فراہم کر دیے۔ گوباری سانی کی جاہ کاری کے اثرات سے بہت جلد اور تیزی کے ساتھ لکل آئے ہیں۔ اندروں بڑا اثر بہنے والوں کے مقابلے ان میں شدید فسیلی اذیت اور افرادگی کے آثار نہیں تھے۔ اس وقت پورواں نے مجھے بتایا ”ہو سکتا ہے کہ غیر قابلیوں نے زیادہ اذیت اور تکلیف کا اظہار اپنے ماڈہ پر ستان رہو یے کے سبب کیا ہوا اس کی ایک وجہ ان میں مضبوط سماجی سہارے کی کبھی ہو سکتی ہے جو قابلیوں میں بدرجام موجود ہے۔ اور ایسا ان کے مذہبی عقائد کے سبب بھی ہو سکتا ہے۔“ تی دلی کی بھیڑ بھاڑ والی آمد و رفت میں، پرشور عشاںیوں میں یا دماغی قتل کے لحاظ میں جب چھوٹے چھوٹے ساکل لائچل معلوم ہونے لگتے ہیں تو کہی بار میراد ماغ کچھ ایسے چہروں کی تلاش میں سر گردال ہو جاتا ہے جنہیں کہیں اپنے ساتھ اٹھومن سے لایا تھا۔ ان میں سے ایک سانی رائے ہے، ایک پچھے جو سانی کے چند گھنٹے بعد